امام صادق علیہ السلام آنلائن مدرسہ

خلاصۂ درس:۲۶

- مصنف اور اکثر نحویوں کے نزدیک متعلق ظرف، فعل ہوتا ہے اور وہ اِستَقَرَّ، وُجِدَ، ثَبَتَ وغیرہ ہیں جنھیں افعالِ عام کہا جاتا ہے۔ اور اس کی وجہ یہ بتائی ہے کہ اصل عامل، فعل ہوتا ہے۔ چنانچہ زَيْدٌ فِي الدَّارِ میں فِي الدَّارِ کا عامل اس کا متعلق اِسْتَقَرَّ ہے جو اپنے فاعل سے مل کر جملۂ ظرفیہ بنا ہے۔ کیونکہ عمل کرنے کے لئے اصل فعل ہے۔ یہاں پر جبکہ عامل محذوف یا مقدر ہے تو اصل کو عمل دیں گے۔ چنانچہ مثال کی تقدیر یوں ہوگی: زَيْدٌ فِي الدَّارِ یعنی زَيْدٌ اِسْتَقَرَّ فِي الدَّارِ۔
- خبر جملہ میں ایک ضمیر کا ہونا ضروری ہے تاکہ مبتدا کی طرف پلٹے جیسے زَيْدٌ اِسْتَقَرَّ فِي الدَّارِ میں اِسْتَقَرَّ کے اندر ضمیر هُوَ یا زَيْدٌ إِنْ جَائَنِي فَأُكْرِمُهُ میں ضمیر هٗ موجود ہے جو زَيْدٌ کی طرف پلٹ رہی ہے یا مبتدا مؤنث کی مثال: هِنْدٌ قَامَ أَبُوهَا یا هِنْدٌ أَبُوها قائِمٌ۔
- اگر کوئی قرینہ موجود ہو تو اس ضمیر عائد کو حذف کیا جاسکتا ہے جیسے: اَلسَّمْنُ مَنْوَانِ بِدِرْهَمٍ یا اَلْبُرُّ الْكُرُّ بِسِتِّيْنَ دِرْهَمٍ اس میں هُو کی ضمیر جو اَلسَّمْنُ یا اَلْبُرُّ کی طرف پلٹے، محذوف ہے گویا اس طرح تھا اَلسَّمْنُ مَنْوَانِ مِنْهُ بِدِرْهَمٍ یا اَلْبُرُّ الْكُرُّ مِنْهُ بِسِتِّيْنَ دِرْهَمٍ۔

☜ **مبتدا کی دو قسمیں ہیں:**

مبتدائے اسمی جیسے: زید، الفُلْک، الخَشَب وغیرہ یعنی مبتدا ایک اسم جامد ہو۔

مبتدائے وصفی: ایسا مبتدا ہوتا ہے جو مسند الیہ نہیں ہوتا ہے بلکہ ایک صفت ہوتی ہے جو نفی کے بعد واقع ہوتی ہے یا استفہام کے بعد۔

☜ مبتدائے وصفی کی دو شرطیں ہیں:

۱۔ نفی یا استفہام کے بعد واقع ہو۔ جیسے: ما قائمٌ زَيْدٌ، غَيْرُ قائمٍ الزَّيْدَانِ یا أ قائمٌ زيدٌ؟، كَيْفَ مَضْرُوبٌ العَمْرَانِ؟

۲۔ اپنے بعد والے اسم ظاہر یا ضمیر منفصل کو رفع دے [ضمیر متصل کو نہیں]۔ جیسے: ما قائمٌ الزَيْدَانِ ، أ قائمٌ الزَّيْدُونَ؟، أَ جَالِسٌ أَنْتَ؟

جبکہ أ قائمَانِ الزَّيْدَانِ صحیح نہیں ہے کیونکہ قَائِمَانِ نے ضمیر متصل [الفِ تثنیہ] کو رفع دیا ہے۔

- وصف اگر اسم مفعول ہو تو مبتدائے وصفی کے بعد جو اسم مرفوع ہوتا ہے وہ نائب فاعل کے طور پر اعراب پاتا ہے جیسے مضروبٌ والی مثال میں۔ اور اگر اس کے علاوہ ہو تو اسم مرفوع فاعل کے طور پر اعراب پاتا ہے جیسے بقیہ مثالوں میں۔